دُرود اور آیتِ دُرود

مصنف
شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطاری مُدَّ ظِلُّہ العالی

پیش کش: مجلسِ اِفتاء (دعوتِ اسلامی)

فہرست

نمبر شمار	موضوع	صفحہ
1	فہرست	2
2	پیشِ لفظ	3
3	فرمانِ باری تعالیٰ ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ﴾	5
4	حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجنے والے فرشتوں کی تعداد	6
5	ملائکہ مقربین	7
6	ایک مفید وظیفہ	10
7	دُرود پڑھنے کا مقصد	11
8	ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب	23
9	ہمارے اَسلاف اور ادبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	23
10	امام مالک علیہ الرحمۃ کا عمل	24
11	محمد بن منکدر اور جعفر بن محمد علیہما الرحمۃ کا عمل	24
12	عبد الرحمٰن بن قاسم علیہ الرحمۃ کا عمل	24
13	عامر بن عبد اللہ بن زبیر علیہ الرحمۃ کا عمل	25
14	امام زہری اور صفوان بن سلیم علیہما الرحمۃ کا عمل	25
15	حضرت ایوب سختیانی علیہ الرحمۃ کا عمل	25
16	درودِ پاک کی برکتیں	26

www.dawateislami.net

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیشِ لفظ

حدیثِ قدسی میں ہے کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ” جس کو میرے ذکر نے سوال کرنے سے مشغول رکھا، میں اُسے مانگنے والوں سے بھی زیادہ اور افضل عطا کروں گا۔“ اس حدیثِ پاک پر علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”اگر تو اپنے نبی مکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر دُرود پڑھنے کو عظیم عبادت سمجھ لے گا، تو اللہ پاک تیرے دنیا و آخرت کے ہر غم و اَلم کے لیے کافی و شافی ہو گا اور ہر ارادے کے لیے کافی ہو گا۔ (القول البدیع، ص144، بیروت)

گویا دُرود بھی ذکر کی طرح ہر غم سے آزاد کرنے والا اور ہر معاملے کے لیے کافی ہے۔

اور اس چیز کو حدیثِ پاک میں یوں بیان کیا گیا کہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں عرض کی: ”يَا رَسُولَ اللهِ ! إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي؟ فَقَالَ: «مَا شِئْتَ». قَالَ: قُلْتُ: الرُّبُعَ, قَالَ: «مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ»، قُلْتُ: النِّصْفَ, قَالَ: «مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ»، قَالَ: قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ، قَالَ: «مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ»، قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ: «إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ، وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ»“ ترجمہ: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! میں آپ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھتا ہوں، ارشاد فرمادیں کہ کس قدر پڑھا کروں؟ تو ارشاد فرمایا: جتنا دل چاہے، تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: کیا وقت کا چوتھائی حصہ؟ تو ارشاد فرمایا: جتنا دل چاہے، اگر زیادہ کروگے تو تمہارے لیے بہتر ہو گا (تو کہتے ہیں،) میں نے عرض کی: کیا آدھا وقت؟ ارشاد فرمایا: جتنا دل چاہے، اگر زیادہ کروگے تو تمہارے لیے بہتر ہو گا۔ تو آپ

www.dawateislami.net

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: کیا دو تہائی وقت ؟ ارشاد فرمایا: جتنا دل چاہے ، اگر زیادہ کرو گے ، تو تمہارے لیے بہتر ہو گا۔ (آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کہتے ہیں کہ) میں نے عرض کی: میں اپنے تمام وقت میں سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ پر دُرود پڑھتا رہوں گا۔ ارشاد فرمایا:تب تو یہ دُرود تمہارے رنج و اَلَم کو دور کرنے کے لیے کافی ہے اور تمہارے سارے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

(سنن ترمذی، ج4، ص236، مطبوعہ مصر)

کثرتِ درود نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو بہت محبوب ہے۔ محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی محبت میں اِس محبوب عمل کو عام کرنے کے لیے ہمیشہ سے بزرگانِ دین دُرود و سلام کے فضائل وبرکات پر مختصر اور تفصیلی ہر طرح کی کتابیں تحریر فرماتے رہے ہیں، ان ہی کی اتباع کی ایک کڑی مفتی محمد قاسم عطاری زِیْدَ مَجْدُہٗ کی خوبصورت کتاب "**رحمتوں کی برسات**" بھی ہے۔ یہ کتاب تقریباً 370 صفحات پر مشتمل ہے۔ قارئین کی سہولت کے لیے اس کتاب کا پہلا باب (یعنی آیتِ دُرود سے متعلق کلام) الگ شائع کیا جارہا ہے۔ اس کے علاوہ قبلہ مفتی صاحب کا "اِشْمَامُ الْعَنْبَرِ مِنْ اَسْمَاءِ النَّبِیِّ الْمُطَھَّرِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم" یعنی "دُرود و سلام بھیجنے کے دو خوبصورت انداز" کے نام سے مختصر رسالہ بھی ہے، جس میں قبلہ مفتی صاحب نے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں مختلف صیغوں اور الفاظ کے ساتھ دُرود و سلام بھیجنے کے دو بہت خوبصورت انداز و طریقے ارشاد فرمائے ہیں۔

اللہ رب العزت دُرودِ پاک کی برکت سے قبلہ مفتی صاحب کو صحت وعافیت کے ساتھ درازیٔ عمر عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ و سلم

ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری مدنی

12 رجب المرجب 1445ھ / 24 جنوری 2024

www.dawateislami.net

فرمانِ باری تعالیٰ:

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓىِٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾"بیشک اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی پر۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر دُرود اور خوب سلام بھیجو۔"[1]

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:"درود شریف کی آیت مدنی ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ اللہ عزوجل اپنے بندوں کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ قدر و منزلت بتا رہا ہے، جو ملاء اعلیٰ (عالمِ بالا یعنی فرشتوں) میں اس کے حضور ہے کہ وہ ملائکہ مقربین میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء کرتا ہے اور یہ کہ فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں، پھر عالمِ سفلی کو حکم دیا کہ وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام بھیجیں، تاکہ نیچے والی اور اوپر والی ساری مخلوق کی ثناء آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جمع ہو جائے۔

پھر"الفاکہانی" کے حوالے سے فرمایا: آیت میں صیغہ﴿یُصَلُّوْنَ﴾ لایا گیا ہے، جو ہمیشگی پر دلالت کرتا ہے، تاکہ معلوم ہو کہ اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ ہمیشہ درود بھیجتے ہیں، حالانکہ اولین و آخرین کی انتہائی تمنا یہ ہوتی ہے کہ اللہ کی ایک خاص رحمت ہی ان کو حاصل ہو جائے، تو زہے نصیب اور ان کی قسمت میں یہ کہاں، بلکہ اگر عقل مند سے پوچھا جائے کہ ساری مخلوق کی نیکیاں تیرے نامہ اعمال میں ہوں تجھے یہ پسند ہے یا یہ کہ اللہ عزوجل کی ایک خاص رحمت تجھ پر نازل ہو جائے؟ تو وہ اللہ عزوجل کی ایک خاص رحمت کو پسند کرے گا۔ اس بات سے اس ذات کے مقام کے بارے میں

1...(پارہ22، سورۃ الاحزاب، آیہ56)

www.dawateislami.net

اندازہ لگا لو جن پر ہمارا رب اور اس کے تمام ملائکہ ہمیشہ ہمیشہ درود بھیجتے ہیں۔ تو اس بندۂ مومن کی تعریف کیسے کی جاسکتی ہے ،جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے دُرود نہیں بھیجتا یا غفلت برتتا ہے؟

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا حکم سنہ 2 ہجری میں نازل ہوا۔ بعض علماء نے فرمایا کہ معراج کی رات یہ حکم نازل ہوا۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ شعبان احمدِ مختار صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا مہینا ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کی آیت اسی مہینے میں اُتری تھی۔[(1)]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے فرشتوں کی تعداد:

مذکورہ آیتِ مبارکہ میں فرمایا گیا کہ اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجتے ہیں، کتنے فرشتے درود بھیجتے ہیں؟ اس کی تفصیل جاننا انتہائی دشوار ہے۔ فرشتوں کی تعداد بے حد وحساب ہے۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے ﴿وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ﴾ اور تیرے رب کے لشکروں کو اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔[(2)]

ملائکہ کی تعداد کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی شمار نہیں کر سکتا، ان کی بہت سی قسمیں ہیں۔ ان تمام فرشتوں کی تعداد کو سامنے رکھ کر غور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے میں مصروف کیا ہوا ہے اور یہ سب ہر وقت ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان بیان کرنے میں لگے ہوئے

---

1 ... (القول البدیع، ص:43، دارالکتاب العربی بیروت)

2 ... (پارہ29، سورۃ المدثر، آیہ 31)

www.dawateislami.net

ہیں۔فرشتوں کی ہزاروں اَقسام ہیں اوروہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درودپڑھتے ہیں ۔ایک عام قسم کا اندازہ لگانے کے لیے ان میں سے چند ایک کی تفصیل نیچے بیان کی جاتی ہے۔

ملائکہ مقربین:

*۔۔۔حاملینِ عرش(عرش اٹھانے والے فرشتے)۔

*۔۔۔ساتوں آسمانوں میں رہنے والے اربوں سے زائد فرشتے۔

*۔۔۔جنت کے پہرے دار۔

*۔۔۔دوزخ کے داروغے۔

*۔۔۔انسانوں کی حفاظت کرنے والے جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے﴿يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِاللّٰهِ﴾اللہ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں۔[1]

*۔۔۔سمندروں پر مقرر فرشتے۔

*۔۔۔پہاڑوں پرمامور فرشتے۔

*۔۔۔بادلوں پرمامور فرشتے۔

*۔۔۔بارشوں پرمامور فرشتے۔

*۔۔۔پیداہونے سے پہلے پیداہونے والوں کی شکلیں بنانے کے کام پرمامور فرشتے۔

*۔۔۔جسموں میں روح پھونکنے والے۔

*۔۔۔نباتات اُگانے والے۔

1۔۔۔(پارہ13،سورۃالرعد،آیہ11)

www.dawateislami.net

*۔۔۔ہواؤں کے چلانے والے۔

*۔۔۔بادلوں کو چلانے پر مامور فرشتے۔

*۔۔۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارے دُرود پہنچانے والے فرشتے۔

*۔۔۔نمازِ جمعہ کے لیے آنے والوں کو لکھنے والے۔

*۔۔۔نمازیوں کی تلاوت پر آمین کہنے والے۔

*۔۔۔﴿رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ﴾ کہنے والے۔

*۔۔۔نماز کے منتظرین کے لیے دعا کرنے والے فرشتے۔

*۔۔۔اس عورت پر لعنت کرنے والے فرشتے، جو اپنے خاوند کا بستر چھوڑ کر غیر کے پاس جاتی ہے۔

ان کے علاوہ بھی کئی فرشتوں کا ذکر ملتا ہے، جن کے متعلق احادیث وارد ہیں۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں: حدیث عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا میں ہے کہ: ”ساتوں آسمانوں میں ایک قدم، بالشت اور ہتھیلی کی مقدار کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں کوئی فرشتہ قیام، رکوع یا سجود میں نہ ہو۔“ ان تمام چیزوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے اللہ عزوجل کے فرمان پر غور کریں کہ بیشک اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے غیب بتانے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔

لہٰذا یہ بات قرآنِ پاک سے معلوم ہوئی کہ تمام فرشتے جہاں بھی ہوں، وہ سب ہمارے آقا و مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ یہ وہ خصوصیت ہے جس کے ساتھ تمام انبیاء ومرسلین میں سے صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے

www.dawateislami.net

خاص فرمایا ہے۔"[1]

فرشتوں کی تفصیل کے بارے میں امام نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب "سعادت الدارین" میں فرماتے ہیں: "فرشتے اللہ عزوجل کا سب سے بڑا لشکر ہیں۔ حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے: "آسمان چرچرایا اور اس کو چرچرانے کا حق ہے، قدم بھر بھی جگہ ایسی نہیں جہاں کوئی فرشتہ رکوع یا سجدے یا قیام میں نہ ہو۔"

بیان کیا جاتا ہے کہ انسان جنّات کا دسواں حصہ ہیں اور جن وانسان خشکی کے جانوروں کا دسواں حصہ ہیں اور یہ سب پرندوں کا دسواں حصہ ہیں اور یہ سب مل کر بحری جانوروں کا دسواں حصہ ہیں اور یہ سب مل کر زمین پر مقرر فرشتوں کا دسواں حصہ ہیں اور یہ سب پہلے آسمان کے فرشتوں کا دسواں حصہ ہیں اور یہ سب مجموعہ دوسرے آسمان کے فرشتوں کا دسواں حصہ ہے، پھر اسی ترتیب سے ساتویں آسمان تک چلیں، پھر یہ سب کرسی کے فرشتوں کے مقابلہ میں معمولی سی جماعت بنتے ہیں، پھر یہ سب عرش کے ایک پردے کے فرشتوں کا دسواں حصہ ہیں اور عرش کے پردوں کی تعداد چھ لاکھ ہے۔ ایک پردے کی لمبائی، چوڑائی اور وسعت اتنی عظیم ہے کہ آسمان وزمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کے سامنے معمولی حیثیت رکھتے ہیں اور ان پر قدم برابر جگہ بھی نہیں جس پر کوئی فرشتہ رکوع، سجود یا قیام میں نہ ہو، ان کا مشغلہ اللہ کی پاکی بیان کرنا ہے۔ پھر یہ تمام فرشتے ان فرشتوں کے مقابلہ میں جو عرشِ الٰہی کے ارد گرد عبادت میں مصروف ہیں، ایسے ہیں جیسے سمندر کے مقابلہ میں قطرہ، ان کا شمار اللہ عزوجل ہی جانتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ عرش کے ارد گرد فرشتوں کی ستر ہزار صفیں طواف میں مشغول ہیں اور اللہ عزوجل کی

---

1 ...(القول البدیع، ص:41، دار لکتاب العربی، بیروت)

www.dawateislami.net

بڑائی اور وحدانیت بیان کرتی ہیں اوران کے پیچھے مزید ستر ہزار صفیں ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھے بلند آواز میں اللہ عزوجل کی بڑائی اور وحدانیت بیان کرنے میں مصروف ہیں اوران کے پیچھے ایک لاکھ صفیں دائیں ہاتھ بائیں پر رکھے ہوئے ہیں۔ان میں سے ہر ایک دوسرے سے مختلف تسبیح پڑھتاہے،پھر یہ تمام فرشتے لوحِ محفوظ کے فرشتوں کے مقابلہ میں بہت کم ہیں۔

عرش کی وسعت کے بارے میں کہاگیاہے کہ اس کے تین سو چھیاسٹھ پائے ہیں۔ ہر پائے کی مقدار دنیاسے ساٹھ ہزار گُنابڑھ کر ہے اور عرش سے اوپر ستر حجاب ہیں۔ ہر حجاب ستر ہزار سال کاہے اور ہر دو حجاب کے درمیان ستر ہزار سال کی مسافت ہے اور یہ تمام مقامات معزز فرشتوں سے بھرے ہوئے ہیں،اسی طرح ستر پردوں کے اوپر عالمِ بالاہے۔[1]

ان تمام فرشتوں کی تعداد کو سامنے رکھ کر غور کریں کہ اللہ عزوجل نے ان سب کو اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے میں مصروف کیا ہوا ہے اور یہ سب ہر وقت ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان بیان کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

ایک مفید وظیفہ:

اس آیتِ مبارکہ کے حوالے سے بزرگوں نے مشکلات کے حل کا ایک وظیفہ بھی ارشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:"اس آیتِ کریمہ کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ انور کے پاس کھڑے ہو کر یہ آیت پڑھے﴿ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ اللہ عزوجل اور اس

---

1 ...(سعادت الدارین، ص:112، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

www.dawateislami.net

کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی پر۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔"[1] پھر کہے "صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ" یہاں تک کہ ستّر مرتبہ یہی کہتا چلا جائے، تو فرشتہ اس کو پکارتا ہے "صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا فُلَانُ" آج تیری کوئی حاجت پوری ہوئے بغیر نہ رہے گی۔"[2]

درود پڑھنے کا مقصد:

اللہ عزوجل کے حکم پر عمل کرتے ہوئے درود شریف پڑھنا ایک عظیم عبادت ہے، اس کے ساتھ بزرگوں نے درود شریف پڑھنے کی حکمتیں بھی بیان فرمائی ہیں، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بعد جملہ مخلوقات میں سب سے زیادہ کریم، رحیم، شفیق، عظیم اور سخی ہیں اور حبیبِ خدا، تاجدارِ انبیاء، سرور، ہر دوسرا صلی اللہ علیہ وسلم کے مومنوں پر سب سے زیادہ احسانات ہیں، اس لیے محسنِ اعظم کے احسان کے شکریہ میں ہم پر درود پڑھنا مقرر کیا گیا ہے۔ چنانچہ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا مقصد اللہ تعالیٰ کے حکم کی پیروی کرکے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کو ادا کرنا ہے۔ بعض بزرگوں نے مزید فرمایا کہ ہمارا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ہماری طرف سے آپ کے درجات کی بلندی کی سفارش نہیں ہو سکتا، کیونکہ ہم جیسے ناقص بندے، آپ جیسے کامل و اکمل کے لیے شفاعت نہیں کرسکتے، لیکن اللہ عزوجل نے ہمیں اس کا بدلہ چکانے کا حکم فرمایا جس نے ہم پر احسان وانعام کیا اور اگر ہم احسان چکانے سے عاجز ہوں، تو محسن کے لیے دعا کریں، لیکن چونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو معلوم ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسان کا بدلہ دینے سے عاجز ہیں

1...(پارہ22، سورۃ الاحزاب، آیہ 56)

2...(سعادت الدارین، ص:72، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

www.dawateislami.net

، تو اس نے درود پڑھنے کی طرف ہماری رہنمائی فرمائی تاکہ ہمارے درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسان کا بدلہ بن جائیں، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسان سے افضل کوئی احسان نہیں۔"

ابو محمد فرماتے ہیں: "اے مخاطب! نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا نفع حقیقت میں تیری طرف لوٹتا ہے، گویا کہ تو اپنے لیے دعا کر رہا ہے۔"

ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا فائدہ درود بھیجنے والے کی طرف لوٹتا ہے، کیونکہ اس کا درود پڑھنا اس بات کی دلیل ہے کہ درود شریف پڑھنے والے کا عقیدہ صاف ہے اور اس کی نیت خالص ہے اور اس کے دل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیکی پر مدد حاصل ہے اور اس کے اور اس کے آقا و مولا، دوعالم کے دولہا صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ایک مبارک اور مقدس نسبت موجود ہے۔"

کسی اور عارف نے فرمایا: "تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کی ادائیگی کے لیے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی نیت سے درود پڑھنا ایمان کا ایک بڑا حصہ ہے اور درود شریف پر ہمیشگی اختیار کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم و جلیل احسانات کا شکریہ ادا کرنے کا ایک ذریعہ ہے اور یہ بات حقیقت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شکریہ ادا کرنا واجب ہے ، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہم پر بہت بڑا انعام ہوا ہے۔

شہنشاہِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے دوزخ سے نجات ، جنت میں دخول،

www.dawateislami.net

آسان ترین اسباب کے ذریعے کامیابی کے حصول، ہر طرف سے سعادت کے وصول اور بلند مرتبوں اور عظیم فضیلتوں تک پہنچنے کا ذریعہ ہیں۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:﴿لَقَدۡ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِیۡھِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِھِمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡھِمۡ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیۡھِمۡ وَیُعَلِّمُھُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَةَ وَاِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ﴾"یقیناً اللہ نے مومنوں پر احسان فرمایا جب اس نے ان میں سے ایک مکرم رسول بھیجا جو مومنوں پر اس کی آیتیں تلاوت کرتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور ان کو کتاب و حکمت سکھاتا ہے، اگرچہ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے۔"[1]

اللہ عزوجل کے ارشاد﴿اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا﴾میں چند نکات ہیں: یہ آیت مدنی ہے، اس کا مقصود یہ تھا کہ اللہ عزوجل اپنے بندوں کو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان سے آگاہ فرمائے کہ اس پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرشتوں میں اس کے پاس کتنی قدر و منزلت ہے، وہ ملائکہ مقربین کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف فرماتا ہے اور ملائکہ ان پر درود بھیجتے ہیں، پھر عالم سفلی کے مکینوں کو درود وسلام کا حکم دیا تاکہ عالم علوی و سفلی کے مکینوں کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ثناء وتعریف کرنا جمع ہو جائے۔

امام سہل بن محمد علیہ الرحمۃ کو یہ فرماتے سنا کہ اللہ عزوجل نے اس ارشاد﴿اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ﴾(الآیہ) کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو شرف بخشا، وہ اس شرف سے زیادہ بڑا ہے جو فرشتوں کو آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دے

---

1 ...(پارہ 4، سورہ آل عمران، آیت 164)

www.dawateislami.net

کر آدم علیہ السلام کو بخشا تھا، کیونکہ اللہ عزوجل کا فرشتوں کے ساتھ سجدے میں شریک ہونا ممکن ہی نہیں، جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی خود اللہ عزوجل نے اپنے متعلق خبر دی ہے اور پھر فرشتوں کے متعلق خبر دی ہے۔پس اللہ عزوجل کی طرف سے جو شرف حاصل ہو وہ اس شرف سے بڑھ کر ہے، جو صرف فرشتوں سے حاصل ہو اور اللہ عزوجل اس شرف عطا فرمانے میں شریک نہ ہو۔(1)

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک بزرگ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں کہ "اگر سوال کیا جائے کہ اس میں کون سی حکمت پوشیدہ ہے کہ اللہ عزوجل نے تو ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا حکم دیا اور ہم اللہ تعالیٰ ہی سے کہہ دیتے ہیں، اے اللہ عزوجل! تو درود بھیج ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ یعنی ہم اللہ عزوجل سے سوال کرتے ہیں کہ وہ درود بھیجے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہم درود نہیں پڑھتے۔ یعنی بندہ کو "اصلی علی محمد "میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں" کہنا چاہیے تھا (مگر وہ ایسا نہیں کرتا)۔ہم اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر نفیس اور پاکیزہ ہیں کہ وہاں کسی نقص کا گمان ہی نہیں جبکہ ہم سراپا نقص وعیب ہیں، پس طیب و طاہر ذات کی تعریف وہ کیسے کرے جو خود سراپا عیب ہے۔ اس لیے ہم اللہ عزوجل سے عرض کرتے ہیں کہ وہ درود بھیجے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تاکہ ربِّ طاہر کی طرف سے نبی طاہر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ہو۔"(2)

علامہ شیخ علی فارسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب "جَوَاهِرُالْمَعَانِیْ" کے آخر میں

1...(القول البدیع، ص:36، دارالکتاب العربی، بیروت)

2...(القول البدیع، ص:72، دارالکتاب العربی، بیروت)

www.dawateislami.net

فرمایا کہ میں نے اپنے شیخ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ثواب ہدیہ کرنے کے بارے میں پوچھا، تو آپ نے اس کا جواب دیا: "تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق سے بالکل بے پرواہ ہیں، نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کے صلوۃ وسلام کی ضرورت ہے، نہ ہدیہ وایصالِ ثواب کی اور وجہ اس کی ایک تو یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ربّ کے سواکسی کے محتاج ہی نہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ بے پایاں فضل فرما دیاہے، جس کی بناء پر آپ فضل وکمال کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز ہو چکے ہیں، جس تک کسی اور کی رسائی ممکن ہی نہیں۔

اللہ عزوجل کا یہ فرمان اس پر گواہ ہے: ﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى﴾ اور عنقریب تمہارارب تمہیں اتنادے گا کہ تم راضی ہو جاؤگے۔[1]

اور یہ عطائے الٰہی اگرچہ آپ کو بڑی آسانی سے حاصل ہو گئی (مگر اسے معمولی نہیں سمجھنا چاہیے) کیونکہ اس کی حقیقت وانتہا کے ادنیٰ درجے کو معلوم کرنے کے لیے عقلیں قاصر ہیں ، اعلیٰ ترین درجے کاخوداندازہ کرلیں۔بیشک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق تعالیٰ اپنی ربوبیت کے شایانِ شان فضل عطاکرتاہے اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درجہ ومرتبہ پراتنا فیضان کرتاہے، جتنی اس کی بارگاہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ومنزلت ہے۔اب اس عطا کے بارے میں تمہاراکیاخیال ہے ،جو مرتبہ لا محدود سے وارد ہوتی ہے اور جتنا زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ عزوجل کافضل وکرم ہے،اتنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ہے۔اب اس انعامِ الٰہی کا کیااندازہ ہوسکتاہے اوراس کی وسعت کو عقلیں

1...(پارہ30،سورۃالضحیٰ،آیہ05)

www.dawateislami.net

کیونکر پاسکتی ہیں؟اسی لیے تواللہ عزوجل فرماتا ہے:﴿وَكَانَ فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكَ عَظِيۡمًا﴾اور اللہ کا فضل آپ پر بہت بڑا ہے۔"[1]

علامہ نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ثواب پیش کرنے کو ایک مثال کے ذریعے بیان فرماتے ہیں:"ایک مثال سمجھئے جو آپ کی خدمت میں ثواب کا نذرانہ پیش کرنے کے سلسلہ میں بیان کی جاتی ہے،وہ یہ کہ ایک عظیم الشان، وسیع وعریض سلطنت کا بادشاہ ہو،اس کی سلطنت میں مال ودولت کی ریل پیل ہو، خزانے لامحدوداور بے شمار ہوں ، ہر خزانے کا طول وعرض آسمان سے زمین تک ہو،ایسا ہر خزانہ یاقوت،سوناچاندی ،غلّہ وغیرہ مالیت سے بھرا ہوا ہو۔پھر ایک فقیر فرض کیجئے جس کے پاس اس کی ساری حکومت میں مثلاً:دو روٹیوں کے سوا کچھ نہیں۔اس نے بادشاہ کی عظمت اور شان وشوکت کے بارے میں سنا،تو اس کے دل میں بادشاہ کی محبت وعظمت شدت سے جاگزیں ہوئی۔اس نے اس بادشاہ کی تعظیم ومحبت سے سرشار ہوکر ایک روٹی بادشاہ کی خدمت میں پیش کردی،وہ بادشاہ بڑے کرم والا ہے۔سو اس میں کوئی شک نہیں کہ بادشاہ کے سامنے جب مال ودولت کی کوئی حد نہیں اس ایک روٹی کی کیا حیثیت ہوسکتی ہے؟اس کے ہاں تو اس روٹی کا ہونا نہ ہونا برابر ہے، پھر بادشاہ کو اپنے وسیع کرم سے فقیر کی غربت اور اس کی تگ ودو کی غرض وغایت معلوم ہوئی اوراسے اس فقیر کی سچی محبت اوراس فقیر کے دل میں اپنی عظمت کا علم ہوااور یہ بھی کہ اس نے اسے ایک روٹی کانذرانہ صرف اسی مقصد کے لیے پیش کیاہے اوراگر اس کے پاس کچھ زیادہ ہوتا،تووہ اسے بھی نذر کر دیتا۔اس وجہ سے

---

1 ...۔ (سعادت الدارین، ص:45،دارالکتب العلمیۃ بیروت)

www.dawateislami.net

بادشاہ اس فقیر سے بھی خوشی و مسرت کا اظہار کرتا ہے اور اس کے نذرانے سے بھی کہ اس کے دل میں بادشاہ کی عظمت اور سچی محبت ہے، یہ خوشی کچھ اس وجہ سے نہیں ہوتی کہ بادشاہ کو اس روٹی سے فائدہ ہوا ہے۔ بہر حال اب وہ اس روٹی کے عوض اس کو اتنا کچھ دے گا کہ وہ اس کا شمار نہ کر سکے گا۔ (یہ سب کچھ) اس کی سچی محبت اور تعظیم کی وجہ سے ہوا، اس لیے نہیں کہ بادشاہ نے روٹی سے فائدہ حاصل کیا۔ اسی مثال سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیۂ ثواب کا مسئلہ سمجھ لیجئے۔"[1]

علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں: "جان لیجئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی بھی اُمتی نیک کام کرے اس کے لیے ثواب میں کمی کیے بغیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کام کا اجر ملے گا۔ اس بات کی ضرورت نہیں کہ اس کی ابتدا کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیۂ ثواب پیش کرنے کی نیت کرے۔"

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے "مواھب اللدنیہ" میں امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: "کوئی بھی امتی نیک کام کرے، اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی اصل ہیں۔"

ایک اور محقق نے لکھا ہے: "اہل ایمان کی تمام نیکیاں اور اعمال صالحہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں اور ان کے اجر و ثواب میں اس قدر اضافہ کیا جاتا ہے، جس کا اندازہ صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ کیونکہ قیامت تک جو شخص ہدایت پاتا اور عملِ صالح کرتا رہے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا ثواب ملتا رہے گا اور اس کے

---

1 ... (سعادت الدارین، ص:46، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

www.dawateislami.net

شیخ کو بھی یونہی اجر ملتا رہے گا(جس نے اسے نیک کام پہ لگایا)،اور شیخ کو اس کا دُگنا ثواب ملے گا، تیسرے شیخ کو چار گُنا اور چوتھے شیخ کو آٹھ گُنا، یوں درجہ بہ درجہ ثواب بڑھتا جائے گا،اسی سے پہلے بزرگوں کے اپنے بعد آنے والے بزرگوں پر فضیلت معلوم ہو جاتی ہے۔پس جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دس مرتبے فرض کیے جائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجر میں ایک ہزار چوبیس درجے اضافہ ہو گا، پھر جب دسویں آدمی کی وجہ سے گیارہویں نے ہدایت حاصل کی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اجر دو ہزار اڑتالیس درجے تک پہنچ جائے گا۔اسی طرح جوں جوں ایک امتی بڑھتا جائے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا اجر دگنا ہو جائے گا، یہ سلسلہ ہمیشہ ہمیشہ تک اسی طرح چلتا رہے گا، جیساکہ بعض محققین نے فرمایا ہے۔"

خدا اجرِ جزیل عطا کرے سیدی علی وفا کو جنھوں نے فرمایا؎

فَلَا حُسْنَ اِلَّا مِنْ مَحَاسِنِ حُسْنِهٖ   وَلَا مُحْسِنَ اِلَّا لَه حَسَنَاتُه

"جہاں کہیں حُسن پایا جاتا ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے حُسن کا پَرتو ہے اور نیکی کرنے والا کوئی بھی ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی نیکیاں ملیں گی۔"(1)

سیّدی عبد العزیز الدباغ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب الابریز کے باب سوئم میں ایک سلسلۂ کلام کے بعد فرمایا: " اسی لیے تم دیکھو گے کہ دو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں، ایک کو تو تھوڑا سا اجر ملتا ہے جبکہ دوسرے کو اتنا زیادہ ثواب ملتا ہے جس کا نہ تو بیان کیا جاسکتا اور نہ شمار کیا جاسکتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ پہلے شخص کی زبان

1... (سعادت الدارین، ص:47، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

www.dawateislami.net

سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کا لفظ غفلت کے ساتھ نکل رہا ہے اس کا دل اور بہت سی باتوں سے بھرا پڑا ہے، گویا اس کی زبان سے درور شریف محض ایک عادت کی بناء پر نکل رہا ہے، اسی لیے اسے کم اجر ملا۔ اور دوسرے کی زبان سے درود شریف محبت و تعظیم کے ساتھ نکلا ہے، محبت اس لیے کہ وہ اپنے دل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت و عظمت کا تصور کرتا ہے اور یہ تصور بھی کرتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کے وجود میں آنے کا سبب ہیں اور ہر نور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے نور سے ہے اور یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کے لیے رحمت اور ہدایت ہیں اور یہ کہ اگلوں، پچھلوں سب کے لیے رحمت اور مخلوق کی ہدایت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے صدقے سے ہے۔ پس وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کے پیشِ نظر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہے، نہ کہ کسی اور وجہ سے جس کا تعلق آدمی کے اپنے ذاتی مفاد سے ہو۔

اور تعظیم اس لیے کہ انسان اس عظمت و شان کی طرف دیکھے اور یہ بھی سوچے کہ ایسی عظمتوں والے کی مدح و ثناء کیسے ہونی چاہیے اور یہ بھی سوچے کہ تمام مخلوق ان میں سے ایک عظمت و خصلت کے بیان کرنے سے قاصر ہے، کیونکہ لائقِ تعریف خوبیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ پاک میں اس عروج و ترقی پر ہیں کہ ان کیفیات کا ادراک بھی فکرِ انسانی سے ممکن نہیں، چہ جائیکہ بالفعل ان کا بیان کر سکے۔

پس جب آدمی کی زبان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نکلتا ہے، تو اس کا اجر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدر و مرتبہ اور اللہ عزوجل کے فضل و کرم کے مطابق ہی

ملتاہے، کیونکہ اس درود شریف پڑھنے کا سبب اوراس پر آمادہ کرنے والی چیز محض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی قدرومنزلت ہے، لہٰذادرود شریف پر جواجروثواب ملتاہے،اس کادارومدار بھی اسی محبت کے جذبے کے مطابق ہو گا،پہلے شخص کے دُرود پڑھنے میں جذبہ اس کاذاتی مفاد ہے ،لہٰذااس کاثواب بھی اسی کے مطابق ملے گا،یہی حال اس عمل کاہے جوبندہ اپنےرب کے لیے بجا لاتاہے۔جب اس نیک عمل پر ابھارنے والاجذبہ رب کی عظمت، جلال اور رفعت وکبریائی ہو، تواس کااجر بھی رب کی عظمت کے مطابق ہو گااورجب اس عمل پر آمادہ کرنے والی صرف بندے کی اپنی غرض ہواوراس کی اپنی ذات کی طرف لوٹنے والا مفاد ہو،تواجر وثواب بھی اسی کے مطابق ہو گا۔

عارف باللہ سیّد محمود الکردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب ”ادلّ الخیرات“ میں فرمایا:”جان لیجئے کہ جو شخص آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر حالتِ استغراق، نیند، اونگھ، غفلت یاکسی حال میں اس طورپر درود شریف پڑھے کہ اسے پتہ ہی نہ چلے کہ وہ کیا کہہ رہاہے،تو ان حالات میں بھی اس کو ثواب ملتاہے۔ یہ محض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم،احترام اور رفعتِ شان کے پیشِ نظر ہے۔“

اور سیّد عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ”طبقات“ میں سیّدی ابوالمواہب شاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات میں ان کا یہ قول نقل فرمایاہے:”میں نے سیّدالعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم کو(خواب میں)دیکھاتوعرض کیا:یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ عزوجل اس شخص پردس رحمتیں نازل فرماتاہے جوایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔کیایہ بشارت اس کے لیےہے،جو حضورِ قلب سے درود شریف پڑھے؟فرمایا،نہیں!یہ توہراس

www.dawateislami.net

شخص کے لیے ہے،جو مجھ پر درود بھیجے اگرچہ غفلت سے ہو اوراللہ اسے بھی ایسے فرشتے عطا فرماتا ہے،جو اس کے لیے دعا و استغفار کرتے ہیں۔ہاں جو پوری توجہ سے دل لگا کر درود پڑھے تو اس کا ثواب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔"[1]

مسالک الحنفاء میں ہے:"اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلے خود درود پڑھنے کا ذکر فرمایا تاکہ پڑھنے والے مسلمان کو اس سے ترغیب ہو اور نہ پڑھنے والوں کو تنبیہ ہو۔گویا اللہ عزوجل نے مومنوں سے فرمایا کہ میں اپنے اس جلال و عظمت ،بلند مرتبے اور مخلوق سے غنی ہونے کے باوجود اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں اور فرشتے باوجودیکہ اللہ عزوجل کے ذکر میں مصروف ہیں اور اس کی بارگاہ میں عظیم الشان مرتبہ پر فائز ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں،تو تمہارا تو زیادہ حق ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجا کرو،کیونکہ تم سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محتاج ہو۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ عزوجل کی رحمتیں اور سلام ہو،کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری شفاعت فرمائیں گے اور بیشک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی برکت سے ہم دنیا و آخرت کا شرف پائیں گے۔اللہ عزوجل ہماری طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ جزا دے جس کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مستحق ہیں۔"

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تفسیر کبیر میں ہے:"اگر یہ کہا جائے جب اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں،تو ہمارے درود کی کیا ضرورت ہے؟ہم کہتے ہیں ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس لیے درود نہیں بھیجتے

1..... (سعادت الدارین، ص:56،دار الکتب العلمیۃ بیروت)

www.dawateislami.net

کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی حاجت ہے،نہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے درود کی حاجت ہے،نہ فرشتوں کے درود کی، کیونکہ خوداللہ عزوجل آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتاہے،ہاں ہم محض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے اظہار کی خاطر درود وسلام پڑھنے پر مامور ہیں، جیسے اللہ نے ہم پر اپنا ذکر واجب کر دیا ہے، حالانکہ اس کو ہمارے ذکر کی کوئی ضرورت نہیں،وہ تو محض اظہارِ عظمت کے لیے ہم پر واجب ہے اور یہ بھی ہم پر اس کی شفقت ہے، تاکہ ہم اس کا ذکر کریں اور ثواب پائیں، اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ عزوجل اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔"

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:"امام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تفسیر میں آیت﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ﴾کے تحت فرمایا:اللہ عزوجل کی چاہت یہ ہے کہ اُمت کی طرف سے اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کوئی نہ کوئی خدمت ہو، جس کے عوض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اسے نعمتِ شفاعت نصیب ہو،اس لیے اللہ عزوجل نے ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا حکم دیا۔پھر اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ایک مرتبہ درود بھیجنے کے عوض دس رحمتیں نازل فرمانے کا اعلان فرمایا۔اس میں اشارہ یہ ہے کہ بندہ اللہ عزوجل کی مزید عنایت کا محتاج رہتاہے اور کسی وقت بھی اس سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔"[1]

1...(سعادت الدارین،ص:66،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

www.dawateislami.net

ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب:

دُرود شریف پڑھنے اور سرکارِ دوعالَم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے وقت ایک اہم بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ اس وقت ادب اور تعظیم کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے ، چنانچہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نقل کیا ہے کہ"سرکارِ دوعالم ، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خود کرنے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کسی اور شخص سے سننے کے وقت ہر مومن پر واجب ہے کہ وہ خشوع و خضوع کا اظہار کرے،اپنی حرکات سے رُک جائے اوراس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیبت اور جلال کو مدنظر رکھے، جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سامنے تشریف فرما ہوں اور اس طرح ادب کرے،جیسے اللہ عزوجل نے ہمیں ادب سکھایا ہے، ہمارے سلف صالحین کا ہمیشہ سے یہی طریقہ رہا ہے۔

ہمارے اسلاف اورادبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

ذیل میں ہم چند بزرگانِ دین کے ادب و محبت کے واقعات ذکر کرتے ہیں، تاکہ واضح ہو کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کاادب کس طرح کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ اس بات پر بھی توجہ رکھیں کہ ادب کے لیے یہ ضروری نہیں کہ کسی آیت یا حدیث میں اس کا طریقہ بیان کیا گیا ہو،بلکہ جس بات کو لوگ ادب اور تعظیم سمجھتے ہوں،وہ ادب اور تعظیم ہے،لہٰذا ان لوگوں کی باتوں کی طرف کبھی توجہ نہ دیں جو خود تو دنیا کا ہر کام بغیر دلیل کے کرلیتے ہیں، لیکن جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کا معاملہ ہو،تو اس پر دلیلوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔

www.dawateislami.net

امام مالک علیہ الرحمۃ کا عمل:

امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوتا، تو ان کا رنگ بدل جاتا اور اتنے خشوع و خضوع کا اظہار فرماتے کہ اہلِ مجلس پر گراں ہو جاتا۔ ایک دن اس کیفیت کے متعلق پوچھا گیا، تو فرمایا: "جو کچھ میں دیکھتا ہوں اگر تم دیکھتے، تو تم مجھ پر تعجب و انکار نہ کرتے۔

محمد بن منکدر علیہ الرحمۃ کا عمل:

میں نے محمد بن منکدر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا جو قاریوں اور عالموں کے سردار تھے، لیکن اس کے باوجود ان سے جب کسی حدیث شریف کے متعلق پوچھا جاتا، تو آپ اتنا روتے کہ ہمیں ان پر رحم آنے لگتا۔

جعفر بن محمد علیہ الرحمۃ کا عمل:

میں نے جعفر بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا جو بہت خوش مزاج اور مسکرانے والے تھے، جب ان کے سامنے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوتا، تو ان کا رنگ زرد ہو جاتا، میں نے ہمیشہ ان کو باوضو حدیث بیان کرتے ہوئے دیکھا۔

عبد الرحمٰن بن قاسم علیہ الرحمۃ کا عمل:

عبد الرحمٰن بن قاسم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے، تو ہم ان کے رنگ کو دیکھتے، تو یوں لگتا جیسے ان کا خون نکل گیا ہے اور منہ میں زبان خشک ہو گئی ہے۔ یہ سب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیبت کی وجہ سے کرتے تھے۔

www.dawateislami.net

عامر بن عبد اللہ بن زبیر علیہ الرحمۃ کا عمل:

میں عامر بن عبد اللہ بن زبیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آتا تھا،جب ان کے سامنے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوتا،تو اتنا روتے کہ آنکھوں سے آنسو ختم ہو جاتے۔

امام زہری علیہ الرحمۃ کا عمل:

میں نے امام زہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا وہ تمام لوگوں سے زیادہ خوشگوار طبیعت کے مالک تھے ،جب ان کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوتا،تو یوں لگتا جیسے انہوں نے تجھے نہیں پہچانا اور تم نے انہیں نہیں پہچانا(یعنی ان پر ایک بے خودی کی کیفیت طاری ہو جاتی۔)

صفوان بن سلیم علیہ الرحمۃ کا عمل:

میں صفوان بن سلیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس جاتا تھا وہ انتہائی عبادت گزار تھے ،جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوتا تو وہ اتنا روتے کہ لوگ ان کو چھوڑ کر چلے جاتے۔

حضرت ایوب سختیانی علیہ الرحمۃ کا عمل:

ہم ایوب سختیانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس جاتے تھے، ان کے سامنے بھی جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی جاتی،تو وہ اتنا روتے کہ ہمیں ان پر رحم آنے لگتا۔ جب تو نے یہ سب کچھ سمجھ لیا،تو تجھ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو سنتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت خشوع و خضوع کرنا،عزت و

www.dawateislami.net

ادب کا خیال کرنا اور درود و سلام پر ہمیشگی اختیار کرنا واجب ہے۔صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ تَسلِیماً کَثِیراً کَثِیراً"[1]

درودِ پاک کی برکتیں:

درود پاک پڑھنا عظیم ترین سعادتوں اور افضل ترین اعمال میں سے ہے۔ یہ ایک عمل اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس قدر محبوب ہے کہ جو اس کا عامل ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی بارشیں اس پر برسنا شروع ہو جاتی ہیں۔ بزرگانِ دین نے درود شریف کی برکتوں کو بکثرت بیان کیا ہے، مختلف کتابوں میں ان برکتوں کو جمع کر کے بیان کیا گیا ہے، انہی میں سے چند جگہوں کا اقتباس پڑھ کر اپنے دلوں کو منور کریں۔

*۔۔۔جو خوش نصیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے، اس پر اللہ عزوجل، فرشتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود درود بھیجتے ہیں۔

*۔۔۔درود شریف خطاؤں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

*۔۔۔درود شریف سے اعمال پاکیزہ ہو جاتے ہیں۔

*۔۔۔درود شریف سے درجات بلند ہوتے ہیں۔

*۔۔۔گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

*۔۔۔درود بھیجنے والے کے لیے درود خود استغفار کرتا ہے۔

*۔۔۔اس کے نامہ اعمال میں اجر کا ایک قیراط لکھا جاتا ہے، جو اُحد پہاڑ کی مثل ہوتا ہے۔

1۔۔۔ (القول البدیع، ص:244، دارالکتاب العربی)

www.dawateislami.net

*---درود پڑھنے والے کو اجر کا پورا پورا پیمانہ ملے گا۔

*---درود شریف اس شخص کے لیے دنیا و آخرت کے تمام اہم امور کے لیے کافی ہو جائے گا، جو اپنے وظائف کا تمام وقت درودِ پاک پڑھنے میں بسر کرتا ہو۔

*---مصائب سے نجات مل جاتی ہے۔

*---اُس کے درودِ پاک کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم گواہی دیں گے۔

*---اُس کے لیے شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

*---درود شریف سے اللہ عزوجل کی رضا اور اس کی رحمت حاصل ہوتی ہے۔

*---اللہ عزوجل کی ناراضگی سے امن ملتا ہے۔

*---عرش کے سایہ کے نیچے جگہ ملے گی۔

*---میزان میں نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گا۔

*---حوضِ کوثر پر حاضری کا موقع میسر آئے گا۔

*---قیامت کی پیاس سے محفوظ ہو جائے گا۔

*---جہنم کی آگ سے چھٹکارا پائے گا۔

*---پُلِ صراط پر چلنا آسان ہو گا۔

*---مرنے سے پہلے جنت کی منزل دیکھ لے گا۔

*---جنت میں کثیر بیویاں ملیں گی۔

*---درود شریف پڑھنے والے کو بیس غزوات سے بھی زیادہ ثواب ملے گا۔

*---درود شریف تنگ دست کے حق میں صدقہ کے قائم مقام ہو گا۔

www.dawateislami.net

*---یہ سراپا پاکیزگی وطہارت ہے۔

*---اس کے ورد سے مال میں برکت ہوتی ہے۔

*---اس کی وجہ سے سو بلکہ اس سے بھی زیادہ حاجات پوری ہوتی ہیں۔

*---یہ ایک عبادت ہے۔

*---درود شریف اللہ عزوجل کے نزدیک پسندیدہ اعمال میں سے ہے۔

*---درود شریف مجالس کی زینت ہے۔

*---درود شریف سے غربت وفقر دور ہوتا ہے۔

*---اور زندگی کی تنگی دور ہو جاتی ہے۔

*---اس کے ذریعے خیر کے مقام تلاش کیے جاتے ہیں۔

*---درودِ پاک پڑھنے والا قیامت کے دن تمام لوگوں سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو گا۔

*---درود شریف سے درود پڑھنے والا خود، اس کے بیٹے، پوتے نفع پائیں گے۔

*---اور وہ بھی نفع حاصل کرے گا، جس کو درودِ پاک کا ثواب پہنچایا گیا۔

*---اللہ عزوجل اور اس کے رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب نصیب ہو گا۔

*---یہ درود ایک نور ہے، اس کے ذریعے دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے۔

*---نفاق اور زنگ سے دل پاک ہو جاتا ہے۔

*---درود شریف پڑھنے والے سے لوگ محبت کرتے ہیں۔

*---خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی ہے۔

www.dawateislami.net

*۔۔۔درود شریف پڑھنے والا لوگوں کی غیبت سے محفوظ رہتا ہے۔

*۔۔۔درود شریف تمام اعمال سے زیادہ برکت والا اور افضل عمل ہے۔

*۔۔۔درود شریف دین و دنیا میں زیادہ نفع بخش ہے اور اس کے علاوہ اس وظیفہ میں بہت وسیع ثواب ہے، اس سمجھدار آدمی کے لیے جو اعمال کے ذخائر کو اکٹھا کرنے پر حریص ہے اور فضائلِ عظیمہ، مناقبِ کریمہ اور فوائدِ کثیرہ عمیمہ پر مشتمل عمل کے لیے جو کوشاں ہے، اس کے لیے اس میں کئی فوائد ہیں۔ اس کے سوا کوئی عمل اور قول ایسا نہیں ملے گا جو ایسے فوائد کا حامل ہو۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ تَسلِیماً کَثِیراً کَثِیراً

اے شہنشاہِ مدینہ الصلوٰۃ والسلام

زینتِ عرشِ مُعلیٰ الصلوٰۃ والسلام

بُت شکن آیا یہ کہہ کر سر کے بل بُت گر پڑے

جُھوم کر کہتا تھا کعبہ الصلوٰۃ والسلام

ربِّ ھَبْلی امتی کہتے ہوئے پیدا ہوئے

رب نے فرمایا کہ بخشا الصلوٰۃ والسلام

سر جھکا کر باادب عشقِ رسول اللہ میں

کہہ رہا ہے ہر ستارہ الصلوٰۃ والسلام

مومنو! پڑھتے رہو تم اپنے آقا پر درود

ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوٰۃ والسلام

جب فرشتے قبر میں جلوہ دکھائیں آپ کا

www.dawateislami.net

ہو زباں پر پیارے آقا الصلوٰۃ والسلام

میں وہ سُنّی ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد

میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

از: مفتی محمد قاسم قادری

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا صَلّٰى عَلَيَّ، فَلْيُقِلَّ عَبْدٌ مِنْ ذٰلِكَ أَوْ لِيُكْثِرْ“ ترجمہ: جس نے مجھ پر دُرود پاک پڑھا، تو فرشتے اس پر تب تک رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، جب تک وہ مجھ پر درود پڑھتا رہتا ہے، تو اب بندے پر ہے کہ چاہے تو اسے کم کر دے یا چاہے تو اسے بڑھا دے (چاہے کم پڑھے یا زیادہ)۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، حديث عامر ابن ربيعه، رقم الحديث 15680)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net